04

حضرت شیث علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۴

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراھیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاءؑ"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاءؑ اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاءؑ کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاءؑ اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاءؑ کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاءؑ نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت شیثؑ علیہ السّلام کے حالات

منقول ہے کہ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو اس غم میں آدمؑ چالیس شب و روز روتے رہے اور اس غم میں شعر بھی کہا۔ بس آدمؑ زمین پر پہلا شعر کہنے والے شخص ہیں۔ اور جب ان کا غم زیادہ ہوا تو اپنے حال کی شکایت خدا سے کی اور دُعا کی، کہ ایک فرزند عطا فرما، غرض کہ اللہ نے ان کو ایک فرزند پاکیزہ و مبارک عطا کیا اور جب آٹھ روز کا ہوا تو وحی کی کہ اے آدم یہ فرزند تمہارے لئے میری ایک بخشش ہے اس کا نام ہبتہ اللہ رکھو پھر انہوں نے ان کا ہبتہ اللہ رکھا، (کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ہبتہ اللہ کو شیثؑ بھی کہتے ہیں)، اور جب آدمؑ کی عمر دو سو پینتیس کی تھی تو یہ پیدا ہوئے۔ ان کی عمر ہزار سال تھی اور زبان سریانی تھی۔ ان پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت آدمؑ اس فرزند کو بہت دوست رکھتے تھے، جب آدمؑ کی پیغمبری تمام ہوئی اور اُن کی عُمر کا آخری زمانہ آیا تو خدا نے وحی کی کہ "اے آدمؑ تمہاری پیغمبری ختم ہوئی اور تمہاری عُمر کے ایّام پُورے ہو چکے تو وہ حلے جو ایمان و اسم بزرگ خدا اور میراث علم و آثار پیغمبری جو تمہارے پاس موجود ہیں وہ اپنے بیٹوں میں سے ہبتہ اللہ کے سپُرد کر دو، بیشک میں ان تبرّکات و علوم وغیرہ کو تمہارے بعد تمہاری ذرّیت سے قیامت تک ہر گز منقطع نہ کرونگا، اور کبھی زمین کو ہدایت سے خالی نہ چھوڑونگا۔ اس میں ایک عالم کو ہمیشہ باقی رکھوں گا جس کے ذریعہ سے لوگ میرے دین اور طریق اطاعت و عبادت کو پہچانیں گے اور جس سے اُس کی نجات ہو گی جو تمہاری اور نوحؑ کی اولاد سے ہو گا"۔ پھر آدمؑ نے ہبتہ اللہ کو اپنا وصی قرار دیا اور ان کو پوشیدہ رکھا تا کہ ہابیل کی طرح ان کو بھی کوئی قتل نہ کر دے۔ اس لئے یہ سُنت قرار پائی کہ جب بھی کوئی انبیاء اپنے وصیت کو جاری کرتا تو پوشیدہ رکھتا تا کہ اس کے وصی اور وصیت ظالموں سے محفوظ رہے۔ پس آدمؑ نے خدا کے

ترجمہ، اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے

﴿۷۵﴾ سورۃ الأنبياء

حکم سے ہبتہ اللہ کو اپنا وصی بنا کر ان کو وصیت کی اور فرمایا کہ اگر جبر ئیلؑ یا دُوسرے فرشتوں کو دیکھو تو میرا اسلام پہنچاؤ، اور کہو کہ میرے پدر نے تم سے بہشت کے میووں میں ایک ہدیہ طلب کیا ہے۔اور جب آدمؑ کی رحلت کے بعد ہبتہ اللہ کی ملاقات جبر ئیلؑ سے ہوئی تو انہوں نے اپنے پدر کا پیغام پہنچایا۔

ایک روایت کے مطابق جب آدمؑ علیل ہوئے اور دس روز تپ میں مبتلا رہے، تو شیثؑ کو طلب کیا اور کہا اے فرزند میری اجل قریب ہے میں بیمار ہوں میرے پرودگار نے اپنی سلطنت سے یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو بھیجا ہے اور یقیناً مجھ سے عہد متعلق کیا ہے اسی کے بارے میں تم کو میں اپنا وصی کرتا ہوں۔اور جو کچھ خدا نے مجھے سپُرد فرمایا ہے ان سب کا میں تم کو خزینہ دار بناتا ہوں۔یہ میرے سر کے نیچے کتاب وصیّت ہے اس میں علم کا اثر اور خدا کے اسمائے بزرگ ہیں۔جب میری وفات ہو جائے ان کو لے لینا اور ہرگز کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا اور نہ سال آئندہ تک اُس پر نظر کرنا۔اس صحیفہ میں سب کچھ ہے جن کی تم کو اپنے امور دینی و دنیاوی میں ضرورت ہو گی۔آدمؑ اس صحیفہ کو جنت سے لائے تھے۔پھر فرمایا کہ مجھے بہشت کے میوہ کی خواہش ہے، کوہ حدید پر چلے جاؤ، وہاں جس ملک کو دیکھنا میرا اسلام کہنا اور کہنا کہ میرے پدر بیمار ہیں اور تم سے بہشت کا میوہ ہدیۃً طلب کرتے ہیں۔شیثؑ پہاڑ پر گئے جبر ئیلؑ کو ملائکہ کے گروہ کے ساتھ دیکھا۔جبر ئیلؑ نے سلام کی ابتدا کی اور کہا اے شیثؑ کہاں جاتے ہو؟ پُوچھا اے بندۂ خدا تُو کون ہے، کہا میں رُوح الامین جبر ئیلؑ ہوں۔شیثؑ نے آدمؑ کا پیغام پہنچایا۔تو جبر ئیلؑ نے کہا اے شیثؑ تمہارے پدر پر بھی سلام ہو وہ دُنیا سے مفارقت کر گئے اور ہم سب اسی لئے نازل ہوئے ہیں۔خدا اس مصیبت میں تم کو اجرِ عظیم عطا کرے، صبرِ جمیل کرامت فرمائے اور تمہاری وحشت کو اُنس سے تبدیل کرے، واپس چلو۔شیثؑ یہ سُن کر واپس ہوئے تو دیکھا کہ حضرت آدمؑ نے دارِ فانی سے

ترجمہ، جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں۔اور (اے پیغمبر) تمہارا پرورد گار کارساز کافی ہے ﴿۶۵﴾ سورۃ الاسراء

رحلت فرمادی۔ آدمؑ روز جمعہ پندرہ محرم (چھٹی ماہ نیساں) کو اُسی ساعت میں جس میں کہ مخلوق ہوئے تھے رحمت خدا سے واصل ہوئے آپ کی عمر مبارک نوسو تیس سال تھی، اور وفات کے وقت ان کی چالیس ہزار اولاد در اولاد موجود تھی۔ ان کی وفات کے ایک سال اور پندرہ روز بعد بی بی حوّا بیمار ہوئیں اور فوت ہوئیں۔ ان کو آدمؑ کے پہلو میں مدفون کیا۔ پس آدمؑ کے بعد ملائکہ اُن کی تجہیز و تکفین کے لئے جو کچھ ضرورت تھی اپنے ساتھ لائے تھے۔ جب شیثؑ، آدمؑ کے پاس پہنچے تو پہلا کام یہ کیا کہ جو صحیفہ وصیت آدمؑ کے سر کے نیچے تھا وہ انہوں نے نکال کر اپنے شکم پر باندھا۔ جبرئیلؑ نے کہا مبارک ہو اے شیثؑ! تمہارے مثل کون ہے۔ خدا نے تم کو اپنی کرامت سے مسرور کیا اور اپنا اور لباس عافیت تم کو پہنایا۔ اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں کہ خدا نے تم کو اپنی جانب سے ایک امر بزرگ کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ پھر جبرئیلؑ اور شیثؑ نے آدمؑ کو غسل دینا شروع کیا۔ پس جبرئیلؑ نے شیثؑ کو غسل میّت کی تعلیم دی، یہاں تک کہ فارغ ہوئے پھر اُن کو کفن پہنانے اور حنوط کرنے کی تعلیم دی۔ آدمؑ نے وصیت کی تھی کہ جو خرما کا درخت ان کے لئے بہشت سے آیا تھا اور ان کی زندگی میں ان کا مونس تھا اس درخت کی ایک ٹہنی کے دو حصّے کر کے ان کے کفن میں رکھ دینا، تو ان کے فرزندوں نے ایسا ہی کیا، (ان کے بعد پیغمبروں نے ان کی متابعت کی۔ لیکن زمانہ جاہلیت میں یہ سنت متروک ہوگئی تھی۔ لیکن رسول خدا نے اس کو پھر سے جاری کیا)۔ اور جب نماز کا موقع آیا تو شیثؑ نے کہا اے جبرئیلؑ سامنے کھڑے ہو کر آدمؑ پر نماز پڑھو۔ جبرئیلؑ نے عرض کی کہ اے شیثؑ چونکہ خدا نے ہم کو حکم دیا کہ آپ کے پدر کو بہشت میں سجدہ کریں، لہذا ہم پر لازم ہے کہ ان کے کسی بھی فرزند کی امامت نہ کریں، پھر شیثؑ آگے کھڑے ہوئے اور تیس تکبیریں کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ پچیس تکبیریں فرزندان آدمؑ کے لئے کم کردو، لہذا آج ہم میں پانچ تکبیریں سُنت ہیں۔ رسُول خدا نے اہل بدر پر سات اور نو تکبیریں بھی کہی ہیں۔ (ایک اور روایت کے مطابق شیثؑ نے آدمؑ پر پچھتر تکبیریں

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکو کار تھے ﴿٨٦﴾ سورۃ الأنبیاء

کہیں، ستر آدمؑ کے لئے اور پانچ ان کے فرزندوں کے لئے)۔ جبرئیلؑ نے شیثؑ کو دفن کا طریقہ اور قبر کھودنا سکھلایا۔ جب آدمؑ کے دفن سے فارغ ہوئے اور جبرئیلؑ اور ملائکہ نے چاہا کہ آسمان پر جائیں تو شیثؑ روئے اور فریاد کی کہ "یا وحشتاہ"۔ جبرئیلؑ نے کہا چونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے تم کو کوئی وحشت نہیں ہے۔ اور ہم خدا کے حکم سے تمہارے پاس آتے رہیں گے، رنجیدہ نہ ہو اور خدا تمہارا مونس ہے۔ اپنے پرورگار کے ساتھ نیک گمان رکھو کیونکہ وہ تم پر مہربان ہے۔ غرض جبرئیلؑ و ملائکہ آسمان پر چلے گئے۔ آدمؑ کی رحلت پر قابیل اور شیطان نے شماتت کی اور ایک جگہ جمع ہو کر باجے اور کھیل ایجاد کئے۔ لہٰذا دُنیا میں اس قسم کی جس قدر چیزیں ہیں جن سے لوگ لہو و لعب میں مشغول ہوتے ہیں اور لذّت حاصل کرتے ہیں وہی ہیں جنہیں ان دشمنان خدا نے ایجاد کیا۔ اسی طرح ایک اور روایت کے مطابق شیثؑ نے آدمؑ کو ایک غار میں دفن کیا جو کہ کوہ ابو قبیس پر ہے جس کو غار الکبیر کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ طوفان نوحؑ کے زمانے تک مدفون رہے۔ جب طوفان آیا تو نُوحؑ نے اُن کو نکال کر ایک تابُوت میں اپنے ساتھ کشتی میں رکھا۔ جب کشتی خانہ کعبہ کے گرد آئی تو خدا نے نوحؑ پر وحی کی کہ کعبہ کا طواف کریں۔ جب طواف سے فارغ ہوئے تو پھر کشتی روانہ ہوئی اور کوفہ تک پہنچی۔ پھر خدا نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے پانی کو اندر کھینچ لے جس طرح کہ اس کی ابتدا مسجد سے ہوئی تھی۔ پھر نُوحؑ نے اس تابُوت کو نجف اشرف میں دفن کیا۔

آدمؑ کے دفن کے بعد قابیل ایک بار پھر شیثؑ کے پاس آیا جو کہ اپنے باپ کے خوف سے ان کی زندگی میں بھاگ کر پہاڑ پر چلا گیا تھا۔ نیچے آیا اور کہنے لگا کہ اے شیثؑ مجھے معلوم ہے کہ میرے باپ آدمؑ نے تم کو اس علم کی تعلیم دی ہے جس سے انہوں نے مجھے محروم رکھا، اور وہ وہی علم ہے جس کی وجہ سے ہابیلؑ نے دُعا کی تو اُس کی قربانی اللہ نے قبول فرمائی۔ میں نے

ترجمہ، ہاں خدا کی طرف سے احکام کا اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی) میرے ذمے ہے۔ اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ﴿۲۳﴾ سورۃ الجن

اس لئے اُس کو مار ڈالا کہ اُس کی کوئی اُولاد پیدا نہ ہو سکے اور میری اُولاد پر فخر نہ کر سکے اور یہ نہ کہیں سکے کہ اُن کے باپ کی قربانی اللہ نے قبول کی اور تمھارے باپ کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔ اور اگر اب تم نے اُس علم کو مجھ پر ظاہر نہیں کیا تو میں تم کو بھی مار دو نگا جیسے ہابیلؑ کو مارا ہے۔ مگر شیثؑ نے اور اُن کے فرزندوں نے جن کو یہ علم و ایمان، اسم اکبر، میراث علم اور آثار علم پیغمبری ملی تھی انہوں نے اس علم کو قابیل اور اُس کی اُولاد سے اس وقت تک محفوظ رکھا جب تک حضرت نوحؑ مبعوث نہ ہوئے۔ شیثؑ پر پچاس صحیفے نازل ہوئے جن میں خدا کے وجود کے دلائل، فرائض احکام اور سنن و شرائع اور حدود الٰہی مرقوم تھے۔ یہ مکہ میں رہتے تھے اور ان صحیفوں کو اولاد آدمؑ کو سُناتے اور ان کو تعلیم دیتے تھے۔ خدا کی عبادت کرتے اور کعبہ کو آباد رکھتے تھے۔ حج و عمرہ بجالاتے تھے یہاں تک کہ ان کی عمر نو سو بارہ سال ہوئی۔ جب وہ بیمار ہوئے تو اپنے فرزند ایوس کو اپنا وصی بنایا اور ان کو تقویٰ و پرہیز گاری اور خدا سے ڈرتے رہنے کی تاکید فرمائی۔ جب ان کی رحلت ہوئی تو ایوس نے، قینان نے اور قینان کے بیٹے مہلائیل نے شیثؑ کو غسل دیا اور ایوس نے ان کی نماز پڑھائی۔ حضرت شیثؑ کی وفات تیسری تشرین الاوّل کو ہوئی اور ان کی عمر نو سو ساٹھ سال تھی۔ اُن کو اپنے باپ ماں کے پہلو میں ابو قبیس کے غار میں دفن کیا۔

بس حضرت ایوسؑ نے اپنی رحلت سے پہلے قینانؑ سے عہد لیا اور اس امانتیوں کو ان کے سُپرد کیا اور ان کو وصیت کی کہ اپنے فرزندوں کو اس وصیت کی جلالت و شرافت بتلاتے رہنا۔ قینانؑ کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی۔ اسی طرح یہ پیغمبری کا نور نسل بہ نسل جاری رہا اور جب نوحؑ پیدا ہوئے تو وصیت ظاہر ہوئی اور اس زمانے کے لوگوں نے حضرت آدمؑ کی وصیت کو دیکھا جو کہ حضرت نوحؑ کے بارے میں خوشخبری تھی، پھر یہ سب نوحؑ پر ایمان لا کر اُن کی تصدیق اور پیروی

ترجمہ، (اور از راہ طنز) کہنے لگا کہ دیکھ تو یہی وہ ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں تھوڑے سے شخصوں کے سوا اس کی (تمام) اولاد کی جڑ کاٹتا رہوں گا ﴿٦٢﴾ سورۃ الإسراء

کرنے لگے۔ پیروی کرنے لگے۔ بس تمام وصی اسی طرح اپنے اوصیا کو یہ فرض ادا کرتے رہے اور یہ پیغمبری کا نور پاک وطاہر نسل میں منتقل ہوتا رہا، یہاں تک کہ وہ نور عبد المطلب اور ان کے فرزند عبداللہ تک پہنچا۔ اور پھر یہ پیغمبری کا نور پیغمبر آخر الزّمان پر آکر رکا۔ اور پیغمبر آخر الزّمان نے خدا کے حکم سے اپنا وصی اپنی ذریّت طاہرہ میں سے منتخب کیا اور وصیت کو منتقل کیا۔

حضرت امام صادقؑ سے کسی نے دریافت کیا کہ آدمؑ کی نسل بھائیوں اور بہنوں سے ہے اور خدا نے آدمؑ کو وحی کی کہ اپنی لڑکیوں کو اپنے لڑکوں سے تزویج کرو۔ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اس سے پاک وبلند مرتبہ ہے کہ اس سے ایسا فعل صادر ہو جو شخص ایسا کہتا ہے تو اس کے اعتقاد میں خدا نے اپنی برگزیدہ مخلوق اپنے دوستوں، پیغمبروں، مومنوں اور مسلمانوں کی اصل حرام سے قرار دی اور بطریق حلال خلق کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا باوجود اس کے کہ ان سے حلال اور طیب وطاہر طریق کا عہد لیا ہے۔ خدا کی قسم مجھے خبر پہنچی ہے کہ بعض چوپائے اپنی بہن کو نہ پہچان کر اس پر سوار ہو گئے جب معلوم ہوا کہ اس کی بہن تھی تو وہ اپنے عضو تناسل کو دانتوں سے کاٹ کر مر گئے۔ اسی طرح جب کسی نے اپنی ماں کے ساتھ نادانستگی میں ایسا فعل کیا تو اس نے بھی اپنے کو معلوم ہونے کے بعد ہلاک کر ڈالا۔ تو انسان باوجود علم و فعل کہ کیونکر ایسے عمل پر راضی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس وقت ایک گروہ ہے جسے تم جانتے ہو کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کے اہلبیت سے حصول علم ترک کر دیا ہے اور ایسے لوگوں سے علم حاصل کرتے ہیں جو خدا کی جانب سے مامور نہیں ہیں اور نہ ان کو خدا کی جانب سے کچھ علم ہے، اسی لئے وہ لوگ جاہل اور گمراہ ہوئے ہیں اور ابتدائے خلق کی کیفیت اور اس کے بعد ہونے والے واقعات کو نہیں جانتے۔ افسوس ہے ان پر کیوں اس سے غافل ہیں جس میں نہ فقہائے اہل حجاز نے اختلاف کیا ہے اور نہ ہی اہل عراق نے۔ حق تعالیٰ نے آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے قلم کو حکم دیا تو وہ لوح محفوظ پر

ترجمہ، خدائے غالب ودانا اسی طرح تمہاری طرف مضامین اور (براہین) بھیجتا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے (۳) سورۃ الشوری

جاری ہوا ان تمام امور کے ساتھ جو قیامت تک ہونے والے ہیں جن میں خدا کی تمام کتابیں بھی شامل ہیں اور خدا کی تمام کتابوں میں بھائیوں پر بہنوں کا حرام ہونا موجود ہے۔ اور اس وقت ان چاروں کتابوں، توریت، انجیل، زبور اور قرآن کو ہم دیکھتے ہیں جو اس دُنیا میں مشہور ہیں اور حق تعالٰی نے جن کو لوحِ محفوظ سے اپنے پیغمبروں پر نازل کیا ہے اُن میں سے کسی ایک میں بھی بہن کو بھائی پر حلال نہیں کیا ہے اور جو شخص ایسا کہتا ہے اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ گبروں کی دلیل کو قوت دے، اور یہ اس بات کا باعث ہے کہ خدا ان کو ہلاک کرے۔ پھر فرمایا آدمؑ کے لئے ستر جوڑواں اولاد ہوئی۔ ہر بار ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئے۔ جب قابیل نے ہابیلؑ کو مار ڈالا آدمؑ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ پانچ سو سال تک روتے رہے اور زوجہ سے مقاربت نہ کی۔ اس مُدّت کے بعد جبکہ اُن کو شیثؑ سا فرزند عطا فرمایا جن کے ساتھ کوئی لڑکی نہیں پیدا ہوئی۔ شیثؑ کو ہبتہ اللہ بھی کہتے ہیں۔ وہ آدمیوں میں پہلے وصی تھے جن سے زمین پر وصیّت کی گئی۔ پھر شیثؑ کے بعد تنہا بغیر جوڑے کے یافث متولد ہوئے۔ جب دونوں بالغ ہوئے اور خدا نے چاہا کہ نسل زیادہ ہو جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور یہ کہ جیسا ہوتا چلا آیا ہے قلم اُسی کے مطابق حرام قرار دیتا ہوا جاری ہوا جیسا کہ بہنوں کو بھائیوں پر حرام کیا ہے تو خدا نے روز پنجشنبہ عصر کے بعد ایک حوریہ کو جس کا نام نزلہ تھا بھیجا اور آدمؑ کو حکم دیا کہ اس سے شیثؑ کے ساتھ تزویج کریں۔ پھر دوسرے روز عصر کے بعد بہشت سے دوسری حوریہ نازل ہوئی جس کا نام منزلہ تھا۔ اس کو یافث کے لئے تزویج کیا پھر ان کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ جب وہ دونوں بالغ ہوئے حق تعالٰی نے آدمؑ کو حکم دیا کہ یافث کی بیٹی کو شیثؑ کے بیٹے سے تزویج کریں اور آدمؑ نے تعمیل کی۔ انہی کی نسل سے انبیاء و مرسلین اور برگزیدگان خدا پیدا ہوئے۔ معاذاللہ ایسا نہیں ہے کہ جس طرح لوگ بیان کرتے ہیں کہ بھائی بہنوں سے نسل قائم ہوئی۔

ترجمہ، پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ کہو کہ خدا اور ہم یا تم (یا تو) سیدھے رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں ﴿۲۴﴾ سورۃ سبأ

ایک اور روایت کے مطابق جب آدمؑ کے دل میں کعبہ اور اس کے گرد و نواح کی بڑی عظمت تھی اس لئے جب حوّاؑ سے مقاربت کرنا چاہتے تو ان کو حرم سے باہر لے جاتے تھے۔ بعد فراغ، عظیم حرم کے لئے غسل کرتے اس کے بعد خانہ کعبہ کے نزدیک آتے تھے۔ حوّاؑ سے آدمؑ کے بیس لڑکے اور بیس لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ایک بار میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا۔ پہلی مرتبہ ہابیلؑ اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام اقلیمیا رکھا گیا۔ دوسری مرتبہ میں قابیل اور اس کے ساتھ لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام لوذار کھا گیا جو آدمؑ کی اولاد میں مقبول ترین لڑکی تھی۔ اور جب ہبتہ اللہ پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے تو آدمؑ نے خدا سے سوال کیا کہ ان کے لئے ایک عورت عطا فرمائے۔ خدا نے بہشت سے ایک حوریہ کو بھیجا، آدمؑ نے ہبتہ اللہ سے تزویج کیا اس سے چار لڑکے پیدا ہوئے اور جب ان سے اولاد ہو چکی تو خدا نے ان کو آسمان پر بلا لیا۔ پھر آدمؑ دوسرے بیٹے سے ایک جنی عورت کو تزویج کیا اور اس سے لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ پھر پسر ان شیثؑ نے ان لڑکیوں سے عقد کیا۔ پس لوگوں میں جو حُسن و جمال اولاد آدمؑ میں ہے وہ حوریہ کے سبب سے ہے اور ہر خرابی و بیوقوفی و بدی دختر جن سے ہے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دس میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally